بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۳

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۹ امان ۱۳۴۴ ہش ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۹ مارچ ۱۹۶۵ء	نمبر ۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل نماز وہی ہے جس میں انسان خدا کو دیکھتا ہے

زندگی کا مزا اُسی دن آسکتا ہے جب تمام لذّت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو

"جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نمازی نماز میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حُسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی کی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں۔

انسان جس لذت کا خوگرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھوڑائی جائے تو وہ ایک دکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنم ہے۔ پس جبکہ ساری لذتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذتیں تو چھوڑنی پڑیں گی۔ پھر وہ سیدھا جہنم میں جاوے گا۔ لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذتیں خدا میں ہیں اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی۔ وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے"

(الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

○ انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو چکا ہے۔ جن اراکین کے ذمہ ۱۹۶۴ء کے چندوں کا بقایا ہو۔ ان سے بقایا کی رقوم ضرور وصول کی جائیں۔ اور یہ رقوم بھجواتے وقت مرکز کو اطلاع دی جایا کرے کہ اس قدر رقم بقایا کی ہے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

○ خدام الاحمدیہ کے رواں سال کو شروع ہونے ۴ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس لحاظ سے تمام مجالس کو اپنے بجٹوں کے ایک تہائی حصہ کی ادائیگی کر دینی چاہیئے تھی۔ مگر صورت حالات اس کے برعکس ہے اور بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور گزشتہ کمی کو پورا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ ۳/۶۵ ۱۱ کو بوقت دو بجے بعد دوپہر ٹی۔ آئی کالج ربوہ میں "آل ربوہ حسن قرأت" کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ مقابلہ میں شمولیت کرنے والے احباب اپنے اسماء گرامی ۳/۶۵-۶ تک مجلس ہذا کے سیکرٹری کو پہنچا دیں۔

(سیکرٹری مجلس عربی ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

○ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ قیام پور درکال ضلع گوجرانوالہ اپنی جماعت میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو کامیاب کرنے کے لئے قابل قدر کوشش فرما رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ جملہ احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹۔ مارچ ۶۵ء

مودودی صاحب کے رسالہ "ترجمان القرآن" میں انگریزی عہد کا ذکر

مودودی صاحب کے ماہنامہ "ترجمان القرآن" میں عبد المجید صاحب صدیقی "اشارات" کے زیر عنوان لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو حضرات اس نیم برّ اعظم کے گزشتہ چالیس پچاس سال کے حالات پر کچھ بھی نگاہ رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ انگریز نے اپنی ساری خامیوں، کمزوریوں اور خود غرضیوں کے باوجود یہاں امن وامان قائم کر رکھا تھا اس نے بلاشبہ ملک کو سیاسی لحاظ سے کچلا اور معاشی اعتبار سے تاخت و تاراج کیا، اسنے معاشرے میں سے بے ضمیر اور خود غرض لوگوں کو بڑی محنت سے تلاش کیا اور پھر انہیں اپنے بھائیوں کا گلا دبانے کے لئے بڑے شرمناک طریقے سے استعمال کیا۔ اسنے دین اور اخلاق کی بیخ کنی کے لئے ہر انسانیت سوز حربہ استعمال کیا لیکن ان سب تلخ حقائق کو ماننے کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اس نے ملک کے انتظام و انصرام میں بڑی دلچسپی لی اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے خاطر خواہ انتظامات کئے۔ چنانچہ آج سے چالیس برس پہلے کے اگر ریکارڈ کا جائزہ لیا جائے تو اس میں آپ کو قتل و غارت کے بہت کم واقعات ملیں گے۔

پھر اگر کبھی اس قسم کے چند واقعات ہو بھی جاتے تھے تو ان کی بڑی تندہی سے تفتیش ہوتی تھی۔ مجرم اکثر و بیشتر گرفتار کر لئے جاتے اور انہیں اپنے جرائم کی قرار واقعی سزا ملتی جس سے مجرموں کے حوصلے پست ہو جاتے اور وہ آج کی طرح بے خوف ہو کر انسانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ کر سکتے تھے۔

انگریز کے رخصت ہوتے ہی چند سال بیشتر ہی ملک کا نظم و نسق کافی حد تک ڈھیلا پڑ گیا اور اس وجہ سے سماج دشمن عناصر کے حوصلے بڑھنے لگے اور انہوں نے لوگوں کو مختلف طریقوں سے ستانا شروع کیا۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۶۵ء ص۵)

ان الفاظ میں صدیقی صاحب نے ایک ایسی حقیقت کا اعتراف کیا ہے جس پر اگر وہ خود بھی غور کریں تو ان کو معلوم ہو کہ ہندوستان میں انگریز جو اتنی دور سے آکر کامیاب ہو گیا تھا اس کی وجوہات کیا تھیں۔

انگریز کے یہاں سے جانے کے وقت حالت یہ تھی کہ تمام برصغیر ہند میں شمال سے لے کر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک ایک ہی حکومت تھی اور اس طرح ایک یکساں نظام پیدا ہو گیا تھا اور ملک میں نظم و نسق کا راج تھا۔ اب ذرا تصور فرمائیے کہ انگریز کے یہاں آنے سے پہلے کیا حالت ہو گی۔ جو شخص بھی انگریزی تسلط کے قیام سے پہلے کے یہاں کی تاریخ پر نظر ڈالے گا اس کو معلوم ہو جائے گا کہ یہاں دہلی کی حکومت کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے کس قدر بدنظمی۔ انتشار اور طوائف الملوکی کا دور دورا تھا۔

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو قوم و ملک کی آزادی کو غلامی پر ترجیح دے تاہم صدیقی صاحب کی مندرجہ بالا تحریر سے یہی حقیقت بیان کرنا مقصود معلوم ہوتی ہے کہ بعض حالتوں میں بیرونی حاکم قوم کی تعریف کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ صدیقی صاحب کی مندرجہ بالا سطور سے یہی واضح ہوتا ہے کہ وہ انگریز دور کے پُرامن عہد کو جس میں یہاں امن و امان قائم تھا اس انارکی پر ترجیح دیتے ہیں جو بعض اوقات آزادی کی حالت میں کسی ملک میں رونما ہو جاتی ہے۔

اگر یہ لوگ اسی نقطۂ نظر سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رویہ پر نظر ڈالیں جو انگریز کے متعلق آپ نے اختیار کیا تو ان کو سمجھ آ سکتی ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ اسی نقطۂ نظر سے کیا تھا کہ انگریز نے یہاں مختلف باہم متحارب عناصر کو ایک نظم و ضبط میں لا کر یہاں امن و امان کی فضا قائم کر دی تھی اور ہم صدیقی صاحب کے ساتھ مل کر یہ کہتے ہیں کہ

"انگریز نے اپنی ساری خامیوں، کمزوریوں اور خود غرضیوں کے باوجود یہاں امن وامان قائم کر رکھا تھا۔"

تاہم یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ صاحبین اس حقیقت کو جانتے بوجھتے جب احمدیت کے خلاف قلم اٹھاتے ہیں تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انگریز دوستی کا طعنہ ضرور دیتے ہیں، حالانکہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی بات لکھی ہے جو آج انگریز جب یہاں سے چلا بھی گیا ہے ذرا مختلف الفاظ میں صدیقی صاحب کہہ رہے ہیں۔ یہاں ہم صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں:۔

"اُن کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کے لئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سُننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہے کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اب تک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی ...... جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا تعالےٰ کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمتِ دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا تعالےٰ کو راضی کرنا ہے تو چُھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ؟ ان کو چاہیئے کہ خدمتِ دین کا ایک پہلو ہاتھ میں لیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفتار کرتی ہے۔ ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اس میں کیا قصور؟"

(ملفوظات۔ جلد ہفتم ص ۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰)

صدیقی صاحب جس حالت سے مقابلہ کر کے انگریزی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں وہ موجودہ حالت ہے جو یقیناً انگریز سے پہلے کی یہاں کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس وقت آپ کو جو شکوہ ہے اس کا ایک نمونہ یہ ہے:۔

"ملک آزاد ہونے کے بعد جن لوگوں کے ہاتھ میں زمام کار آئی ان کا یہ فرض تھا کہ انسان کے منہ کو انسانی خون کی جو چاٹ لگ گئی ہے اس کی کوئی فکر کی جاتی لیکن تقسیم ملک نے جس قسم کے پیچیدہ مسائل اور الجھنیں پیدا کر رکھی تھیں انہوں نے بعض فرض شناس اصحابِ اقتدار کو بھی اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا اور آدم خور انسان بڑے مزے اور اطمینان کے ساتھ انسانی خون سے لذّت حاصل کرتے رہے۔ کچھ مدت گزر جانے کے بعد رفتہ رفتہ عنانِ اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئی جو عوامی تائید و حمایت سے یکسر محروم تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ناجائز اقتدار کی حفاظت کے لئے جہاں حکومت کی انتظامی مشینری کو بے دریغ استعمال کیا وہاں غنڈوں کی خدمات سے بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ یہ رجحان اگرچہ تقسیم ملک سے پہلے ہی کسی حد تک شروع ہو چکا تھا لیکن تقسیم کے بعد بتدریج اس خطرناک پالیسی پر عملدرآمد بڑھنا شروع ہوا اور غنڈہ ہماری سیاسی زندگی میں ایک فعّال عنصر کی حیثیت سے آگے بڑھنے لگا۔ ایک مدت سے حالت یہ ہے کہ ایک طرف ملک کا نظم و نسق بالکل درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ حکومت کے کارندے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے بجائے اپنا پورا وقت اور ساری صلاحیتیں برسر اقتدار گروہ کے مفادات کی حفاظت اور پاسبانی میں صرف کرتے رہتے ہیں کیونکہ انہی خدمات پر ان کی ملازمت اور ترقی کا سارا دارومدار ہے۔ دوسری طرف غنڈوں کے اندر اپنی غیر معمولی اہمیت کا شعور بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو معاشرے کے ناپسندیدہ عناصر سمجھنے کے بجائے ملک کی بہت بڑی کارکن بلکہ فیصلہ کُن قوت خیال کرنا شروع کر دیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۶۵ء ص ۶)

صدیقی صاحب نے اس معاملہ پر بڑی طوالت سے بحث کی ہے اور تقسیم ملک کے وقت کی بدعنوانیوں سے لے کر پاکستان کے موجودہ حکمرانوں پر دل کھول کر اپنی نفرت کی بوچھاڑ کی ہے اگرچہ آپ کے فرمودات یہاں کچھ اُبھے ہوئے نظر آتے ہیں اور بعض صورتوں میں سخت مبالغہ آمیز ہیں تاہم یہ صورتِ حالی یہاں کے ان حالات سے جو انگریز کے آنے سے پہلے تھے بدتر نہیں ہیں +

قاضی کوکب صاحب کے "علمی جائزہ" کی حقیقت

مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۳)

ایں چہ بوالعجبی است

تعجب ہے کہ اپنے مضمون میں ایک مقام پر کوکب صاحب نے بھی اس کو درج کیا ہے لیکن حدیث کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہ حدیث صراحت کے ساتھ بتاتی ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت کے قبیل کی کوئی چیز باقی نہیں رہی اور نبوت کی کوئی قسم یا کوئی جزو آئندہ کے لئے ہرگز جاری نہیں۔"

۴ بریں عقل و دانش بباید گریست

اس ڈھٹائی کا ہمارے پاس جواب نہیں ہے کہ آقائے نامدار علیہ السلام سے جب سوال کیا جاتا ہے کہ نبوت کا حصہ مبشرات جو امت میں باقی ہے۔ اس سے کیا مراد ہے

قالوا یا رسول اللہ ما المبشرات

قال الرؤیا الصالحہ (مسند احمد)

تو آپؐ نے فرمایا رؤیا صالحہ اور پھر دوسری حدیث میں فرمایا۔

الرؤیا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ۔

(موطا امام مالک باب ما جاء فی الرؤیا)

کہ کامل صالح مرد کی رؤیا صادقہ نبوت کا ۴۶ واں جزو ہے۔ لیکن کوکب صاحب کے نزدیک اس حدیث کی رو سے نبوت کی کوئی جزو ہرگز جاری نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کوکب صاحب کو کہاں تک لے گئی کوکب صاحب اور سنیئے صحابہ کرام تو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور نزول ملائکہ کو بھی المبشرات اور الرؤیا الصالحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔ شاید آپ جانتے ہوں گے حضرت عروہ بن زبیرؓ جن کے متعلق محدثین لکھتے ہیں کہ ھو اعلم الناس بحدیث عائشہؓ کہ اس سے بڑھ کر حدیث عائشہؓ کا کوئی واقف نہیں تھا۔ وہ فرمایا کرتے ہیں:۔

یحل فی ھذہ الآیۃ لھم البشریٰ فی الدنیا وفی الآخرۃ۔ قال ھی الرؤیا الصالحۃ

(موطا امام مالک)

فرماتے تھے اس آیت سے مراد رؤیائے صالحہ ہے۔ جو اولیاء اللہ کو دکھایا جاتا ہے۔ غور فرمائیں۔ اس آیت سے پہلے یہ آیت ہے

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اولیاء کو کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔ کیونکہ فرشتے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان کو بشارات دیتے ہیں۔ فرشتوں کی بشارات کس رنگ میں ہوتی ہیں۔ اس کی تشریح دوسری آیت میں صراحۃً مذکور ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ (حم سجدہ)

جو لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر استقامت اختیار کی۔ ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان بشارتوں کے ساتھ کہ تم کوئی خوف نہ کرو اور غم نہ کرو اور اس جنت کی بشارت پاؤ جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو (فرشتے کہتے ہیں) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی مددگار رہوں گے۔

کوکب صاحب غور فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس کے راوی حضرت عائشہؓ ہیں فرمایا نبوت کی جزو مبشرات باقی رہے گی۔ پھر حضورؐ نے مبشرات کی تشریح رؤیا صالحہ سے بیان فرمائی۔ پھر حضرت عائشہؓ کے مشہور شاگرد حضرت عروہ کہتے ہیں۔

لھم البشریٰ وتتنزل علیھم الملائکۃ کا مفہوم رؤیائے صالحہ میں داخل ہے۔ یعنی یہ کہ امت محمدیہ کے صالحین پر بشارت دینے والے فرشتوں کا نزول الا المبشرات کے حصہ میں داخل ہے۔ تو واضح ہے کہ حضرت عروہؓ کی یہ تفسیر خود ساختہ نہیں ہے۔ بلکہ بوجہ اس کے کہ وہ اعلم الناس بحدیث عائشہ ہیں۔ انہوں نے ضرور یہ تفسیر حضرت عائشہؓ سے پڑھی ہوگی۔ تو ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ الا المبشرات کے حصہ باقیہ میں رؤیائے صالحہ، نزول ملائکہ علی المومنین سب کچھ تسلیم کرتی تھیں اور اسی نزول ملائکہ کو بزرگان دین نبوت عامہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابن العربی رحؒ لکھتے ہیں:۔

ھذا التنزیل ھو النبوۃ العامۃ لا نبوۃ التشریع

(فتوحات مکیہ جلد دوم)

کہ یہ ملائکہ کا کلام لانا نبوت عامہ ہے نہ کہ نبوت تشریع۔

پس ثابت ہوا حضرت عائشہ صدیقہؓ اسی رؤیا والی نبوت اسی مبشرات والی نبوت اسی نزول ملائکہ والی نبوت اسی عامہ نبوت کو نبوت قرار دیتی ہیں۔ اور آنے والے مسیح موعود کو اسی نبوت کا حامل قرار دیتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک نبوت کی یہ جزو یا نوع یا قسم امت محمدیہ میں جاری ہے نہ کہ تشریعی نبوت اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ ان کی طرف منسوب کرتی ہے فثبت المدعیٰ۔

حدیث المبشرات کی تشریح میں محدثین کے اقوال

اب ہم حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحؒ اور حضرت علامہ سیوطی رحؒ کے دو قول نقل کرتے ہیں۔ جن میں حدیث المبشرات کی وہی تشریح بیان کی گئی ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ رحؒ محدث دہلوی اسی حدیث المبشرات کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لان النبوۃ تتجزیٰ وجزءٌ منھا باقٍ بعد خاتم الانبیاء

(المسوّٰی شرح موطا جلد دوم صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ دہلی)

کہ نبوت قابل تقسیم امر ہے اور اس کی ایک نوع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے باوجود بھی باقی ہے۔ (جس کا ذکر حدیث المبشرات میں ہے)

(۲) اسی طرح علامہ سیوطی رحؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے "تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک" میں لکھتے ہیں:۔

ووجھہ بانہ نوعٌ من الانباء بما یکون فی المستقبل علیٰ علیٰ وجہٍ یصح ویکون من عند اللہ وذالک مما اکرم بہ الانبیاء۔"

(تنویر الحوالک حصہ دوم صفحہ ۲۰۳ مصری)

کہ رؤیا صالحہ کو نبوت کی جز قرار دینے کی وجہ یہ ہے (جس سے مراد یہ ہے کہ صحیح طور پر خدا تعالیٰ سے مستقبل کی خبر پا کر قبل از وقت خبر دینا) کی ایک نوع ہے، اور یہ نوع نبوت (رؤیائے صالحہ) بھی ان امور میں سے ہے۔ جس سے انبیاء سرفراز کئے جاتے ہیں۔

پس کوکب صاحب غور فرمائیں کہ محدثین امت کس طرح اس حدیث عائشہؓ کی رو سے امت محمدیہ میں نبوت کی ایک نوع کو باقی مانتے ہیں اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے فالحمد للہ رب العالمین۔

نبوت کی تعریف

کوکب صاحب یہ بھی یاد رکھیں کہ جب کامل مومن کی ایک سچی خواب کو نبوت کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ تو جس کامل مومن کو کثرت سے سچی رؤیا دکھائی جائیں۔ اور کثرت سے اس کو دکھائے گئے کشفی نظارے مثل فلق الصبح پورے ہوں اور کثرت سے امور مستقبل غیبیہ اس پر خدا کی طرف سے ظاہر کئے جائیں اور کثرت سے خدا تعالیٰ اس سے مکالمہ مخاطبہ کرے۔ تو کیا وہ امتی نبی کا نام پانے کا مستحق نہ ہوگا؟ خدا تعالیٰ کی اصطلاح میں اور قرآن کی اصطلاح میں اسی کو رسول کہتے ہیں۔ اور یہی نبی ہوتا ہے جیسا فرماتا ہے۔

لا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول

کہ اللہ تعالیٰ اپنے مصفا غیب پر غلبہ صرف رسول کو عطا کرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ کے جس فرد کو یہ مقام حاصل ہو جائے۔ تو وہ نبی کہلائے گا لیکن اب یہ فیض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے وابستہ ہے باہر نہیں مل سکتا جیسا کہ آیت

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین (نساء)

اس پر گواہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف انہی معنوں میں نبی تسلیم کرتی ہے۔ نہ کہ آپؑ کو نئی شریعت لانے والا نیا نبی مانتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا واضح اعلان ملاحظہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔"

(اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

"ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

"اللہ تعالیٰ نے میری نبوت کے معنے سوائے کثرت مکالمت اور مخاطبت کے اور کچھ نہیں رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر ہو جو اس سے بڑھ کر ارادہ کرے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی)

نزول مسیحؑ کے متعلق حضرت صدیقہؓ کا عقیدہ

کوکب صاحب کو نزول مسیح کے متعلق حضرت

کے مسلک پر بڑا ناز ہے اور وہ بار بار لکھتے ہیں کہ اگر یہ قول سچا بھی ہو تو حضرت صدیقہؓ کے مدنظر صرف نزولِ مسیح کا عقیدہ تھا نہ کہ وہ کسی پیدا ہونے والے نبی کی آمد کی قائل تھیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ گو حضرت صدیقہؓ کا نزولِ مسیح پر ایمان تھا اور ہمارا بھی ایمان ہے لیکن ہمارا دعوٰے ہے کہ حضرت صدیقہؓ جس آنے والے مسیح کو نبی مانتی تھیں اُس سے ان کی مُراد امتِ محمدیہ میں پیدا ہونے والا مسیح ہے نہ کہ عیسیٰ نبی اسرائیل۔ کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ بن مریمؑ کی وفات کی قائل تھیں جس کو ہم ابھی پیش کرتے ہیں اور صرف ایک حدیث میں جہاں انہوں نے نزولِ مسیح کی روایت بیان فرمائی ہے وہاں انہوں نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ مسیح آسمان سے نازل ہو گا۔

بلکہ صرف یہ روایت ہے کہ مسیح نازل ہو گا اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ بنی اسرائیل کا مسیح بہ نفسِ نفیس دوبارہ آسمان سے نازل ہو گا اور نہ ہی نزول من السماء کے الفاظ آنحضرت صلعم سے کسی دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر کوکب صاحب مسند احمد میں حضرت صدیقہؓ کی مرویہ حدیث سے نزولِ مسیح کے الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں کہ مسیح آسمان سے نازل ہو گا تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت عائشہؓ کی مرویہ اسی حدیث میں دجال کے متعلق بھی یہ الفاظ ہیں "ینزل ناحیتھا" کہ دجال بھی مدینہ کے ایک طرف نازل ہو گا تو کیا اس سے یہ مراد لیا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کا یہ عقیدہ تھا کہ دجال آسمان سے نازل ہو گا۔ ہرگز نہیں۔ ہذا نزولِ دجال سے اگر یہ مراد ہے کہ زمین سے پیدا ہو گا تو نزولِ مسیح سے بھی یہی مُراد کہ آسمانی حکم سے مسیح زمین میں پیدا ہو گا آسمان کے الفاظ نہ مسیح کے متعلق روایت شدہ ہیں نہ مسیح الدجال کے متعلق لیکن مسیح ناصریؑ کی وفات کے متعلق تو حضرت صدیقہؓ کا واضح اعلان موجود ہے کہ وہ ایک سو بیس سال کا عرصہ زندہ رہے پھر وفات پا گئے حدیث ملاحظہ ہو:-

"اخرج الطبرانی فی الکبیر
بسندٍ رجالہٗ ثقاتٌ عن
عائشۃؓ واخبرنی ان
عیسیٰ ابن مریم عاش
عشرین ومائۃ سنۃ
ولا ارانی الا ذاھبًا
علی رأس الستین"

(الجزء الاول صہ ۳۵ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ)

ترجمہ:- طبرانیؒ نے ثقہ راویوں سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور میں تقریبًا ساٹھ سال زندہ رہ کر خدا کی طرف جانے والا ہوں۔

---

* ان الفاظ کو کوکب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صدیقہؓ کے نزدیک آنے والا مسیح مسیح ناصری نہیں کیونکہ وہ تو ان کے نزدیک فوت ہو چکا ہے بلکہ امتِ محمدیہ میں پیدا ہونے والا مسیح ہے جو امتی نبی کہلائے گا اور جس کے متعلق احادیث میں یہ الفاظ موجود ہیں وامامکم منکم اور فامّکم منکم کہ آنے والا مسیح موعود جو تمہارا امام ہو گا تم میں سے ہو گا اور اسی لئے احادیث میں آنحضرت صلعم نے دو مسیحوں کا الگ الگ حلیہ بیان کیا کہ پہلا مسیح سُرخ رنگ اور گھنگھرالے بالوں والا تھا اور آنے والا مسیح گندمی رنگ اور کھلے بالوں والا ہو گا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک آنے والا مسیح نبی اللہ امتِ محمدیہ سے پیدا ہونے والا ہے نہ کہ انبیاء سابقہ کا ایک فرد۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ ان کی طرف منسوب کرتی ہے۔

حرفِ آخر

کوکب صاحب کے پانچوں مطالبات کو پورا کر چکنے کے بعد ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ کوکب صاحب سے اپنے تینوں مطالبات کو پورا کرنے کا مطالبہ کریں جن کا ذکر ہمارے مضمون میں آ چکا ہے اختصارًا دوبارہ عرضِ خدمت ہیں۔

۱۔ کوکب صاحب کسی اسلامی محدث کا حوالہ نقل کریں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوٰے سے پہلے حضرت عائشہؓ کی اس روایت کو غلط اور جعلی قرار دیا ہو؟

۲۔ کوکب صاحب کو اگر اس ارشاد عائشہؓ کے جھوٹا اور جعلی ہونے پر یقینِ کامل ہے تو حلف اٹھائیں کہ "خدا کی قسم یہ قول جعلی ہے اور اگر یہ سچا ہو تو خدا تعالےٰ مجھ پر لعنت کرے۔"

۳۔ حدیث لو لاک لما خلقت الافلاک کی سند ثابت کریں یا (اپنے اصول کے مطابق) اسے نعوذ باللہ غلط اور جعلی قرار دینے کا اقرار کریں۔

امید ہے کہ کوکب صاحب ہمارے مطالبات پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

وآخر دعوانا
ان الحمد للہ
رب العالمین

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا
مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

عالمِ ہست و بود کا سرِّ نہاں تمہیں تو ہو
حق کی قسم کہ حاصلِ کون و مکاں تمہیں تو ہو

تیرے سفیر مہر و مہ، تیری سپہ ملائکہ!
تیری متاع دو جہاں، میرِ جہاں تمہیں تو ہو

وہ شبِ تار جس میں تھا نورِ خدا حجاب میں
اُس کی سحر تمہیں تو ہو اُس کی اذاں تمہیں تو ہو!

جس کا وجود بے دلیل جس کی نمود بے نشاں
اُس کی دلیل ہو تمہیں، اُس کا نشاں تمہیں تو ہو!

بدر و حنین کی قسم خونِ حسین کی قسم
معرکہ زارِ کُفر میں حق کی سناں تمہیں تو ہو!

عہدِ قدیم کو دیا تم نے پیام مرگ کا
عہدِ جدید کے لئے رُوحِ رواں تمہیں تو ہو

تازہ ہر ایک دَور میں تیرا پیامِ شوق ہے
دیرِ کہن میں صاحبِ عزمِ جواں تمہیں تو ہو

بزمِ حیات میں نرا قرن بہ قرن ہے ظہور
دورِ جہاں میں حشر تک فیضِ رساں تمہیں تو ہو!

تم سے بہارِ جاوداں باغِ وجود کو ملی
جانِ بہار! خاتمِ فصلِ خزاں تمہیں تو ہو

روزِ ازل سے آج تک دردِ نہاں ہے زندگی
کس سے کہوں کہ چارۂ دردِ نہاں تمہیں تو ہو!

زیرِ سپہرِ نیلگوں جس کو اماں نہیں ملی
زیرِ سپہرِ نیلگوں اُس کی اماں تمہیں تو ہو

ہستیٔ بے ثبات میں دل کا سکوں تمہیں سے ہے
غمکدۂ حیات میں راحتِ جاں تمہیں تو ہو!

جس سے سرورِ عشق ہے اور کہیں نہیں وہ مے
میکدۂ الست کے پیرِ مغاں تمہیں تو ہو

مُشتِ غبار آدمی جنسِ حقیرِ زندگی
جس سے گراں بہا ہے وہ دُرِّ گراں تمہیں تو ہو

تُم ہو شفیعِ مذنبین تم ہو امیرِ مُرسلین
رابطہ خدا و خلق کے درمیاں تمہیں تو ہو

جس کا شکار جبرئیل! جس کا نشانہ لامکاں!
حق کی کماں سے متّصل ہے جو کماں تمہیں تو ہو!

تم سے زمیں پہ انقلاب تم سے فلک پہ فتحِ باب
تم سے کشودِ الکتاب حق کا بیاں تمہیں تو ہو!

جس کا غبارِ رہگزر شوکتِ کیقباد و جم
مملکتِ جہاں میں وہ شاہِ شہاں تمہیں تو ہو!

سعید احمد اعجاز

مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم

(مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم مکرم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس) آف جھنگ کے داماد تھے۔

سعدی مرحوم سے میرا تعارف ۱۹۳۴ء ۱۹۳۵ء کے زمانہ میں ہوا۔ اُن دنوں حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زیر اہتمام قادیان میں ۴۰ دن جلسے منعقد کرنے کا پروگرام تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ جلسے ریتی چھلہ (قادیان) کے مقام پر ہوا کرتے۔ سٹیج اُس جگہ ہوتی جہاں آج کل ڈاکخانہ کی عمارت ہے۔ میں کالج کی رخصتوں پر قادیان گیا ہوا تھا۔ ان جلسوں میں شریک ہوتا۔ سعدی مرحوم کو باقاعدہ ان جلسوں میں شرکت کرتے دیکھا۔ وہ اپنے چند ایک ہم عمروں کے ساتھ وہاں موجود رہتے اور کسی ہنگامی حالت کے پیدا ہو جانے پر اُسکے ازالہ کے سلسلہ میں ہر قدم اٹھانے کے لئے مستعد نظر آتے۔

وہ مرنجان مرنج طرز کے انسان تھے۔ کسی کو ضرر پہنچانے کی طرف ان کی طبیعت میں رغبت نہ تھی۔

نہایت درجہ نامساعد حالات میں بھی چہرہ پر ملال نہ ہوتا۔ اور قسمت سے کبھی شاکی نہ ہوتے نہ ہی مایوسی کا اظہار کبھی اُن کی زبان سے سُنا۔

پاک و ہند کی تقسیم کے سلسلہ میں ۱۹۴۷ء کی ابتدا میں فسادات اور قتل کے واقعات رونما ہوتے جو ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء تک جاری رہے۔ جماعت احمدیہ لاہور اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے مَیں بعض نوع کی خدمات سر انجام دینے کا ذمہ دار تھا۔ مرحوم بھی لاہور محکمہ سپلائی میں ملازم تھے اُن کاموں کی نوعیت نہایت نازک۔ اہم اور بعض حالات میں خطرات سے پُر تھی۔ مجھے ایک ایسے ساتھی کی تلاش تھی۔ جو معاملہ فہمی کی قابلیت اور قوتِ فیصلہ رکھتا ہو۔ نڈر بھی ہو۔ اور ساتھ ساتھ ہدایات کی پابندی کا جذبہ بھی اس میں نمایاں نظر آئے۔ اس ضمن میں میری نظر میں سعدی مرحوم نہایت موزوں فرد تھے۔ چنانچہ میرے کہنے پر انہوں نے بخوشی اُن امور میں میرا ہاتھ بٹانے کا ذمہ لیا۔

اُس پروگرام میں حفاظتِ مرکز کا شعبہ نقطۂ مرکزی تھا۔

اُس پروگرام کے ضمن میں ہمیں بعض مراحل ایسے بھی پیش آتے جو مجسم خطرہ ہوتے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل اور نصرت سے ہم اُن میں سے اس طرح پار ہو جاتے۔ جیسے ایک مشاق تیراک ایک جھیل عبور کر جاتا ہے۔ اُن امور میں مرحوم پیش پیش ہوتے۔

مجھے کوئی موقعہ یاد نہیں۔ کہ انہوں نے کسی وقت معذرت پیش کی ہو۔ اپنی ملازمت کے فرائض بھی ادا کرتے اور اُس پروگرام کے ہر حصہ میں پورا حصہ لیتے۔ یہ پروگرام جنوری ۱۹۴۷ء سے لے کر ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء تک ممتد رہا۔

مرحوم کی طبیعت میں شگفتگی حد درجہ کی تھی۔ ملنسار اور ہنس مکھ تھے۔ غمگین کی غمگساری اس رنگ میں کرتے کہ ہمدردی اور مزاح کی آمیزش سے اُس کا غم ہلکا کر دیتے۔

تقسیم ملک کے حالات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ بعض اوقات عقل اور ہوش گم کر دینے والے حالات پیدا ہوتے۔ مگر مرحوم کا چہرہ خندہ اور ہمت بلند رہتی۔

مرحوم کے برادرِ نسبتی مکرم کرنل غلام محمد صاحب اقبال ان کی وفات کے وقت چٹاگانگ میں تھے۔ وہ جنازہ کے ساتھ ربوہ تشریف لائے۔ لاہور اُن سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ مرحوم نے یہ حدیث سُنی۔ کہ جو شخص کسی کو چالیس احادیث یاد کرائے۔ وہ اپنا گھر جنت میں بناتا ہے چنانچہ مرحوم نے نوجوانوں کو احادیث یاد کروانا شروع کیں۔ دس احادیث کئی ایک نوجوانوں کو یاد کروا چکے تھے۔ کہ وفات نے مزید موقعہ سے محروم کر دیا۔

نعش کے ساتھ مرحوم کا بڑا لڑکا چٹاگانگ سے یہاں آیا۔ لاہور اُس سے ملاقات ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے اُس کو خود اعتمادی سے وافر حصہ دیا ہے۔ اس چھوٹی عمر میں داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ جو مرحوم باپ کی تربیت کی آئینہ دار ہے۔

یہ بچہ کاروبار کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس عزیز کو نو ماندہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کامل توفیق عطا فرمائے۔

مَیں احباب جماعت سے درخواست

۲۴

۲۴ کرتا ہوں۔ کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور ان کے بچوں کے سایۂ خدا میں پروان چڑھنے کے لئے دعا کریں۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء

نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کی تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں اور اخبار الفضل میں کئی دفعہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ مگر اب تک جماعتوں کے نمائندگان کے متعلق بہت کم اطلاعات آئی ہیں۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمائندگان کا انتخاب کروا کر باقاعدہ اطلاع دیں۔ نیز یہ امر مدنظر رہے کہ حتی الوسع سب جماعتوں کو اپنے نمائندے بھجوانے چاہئیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات ۱۴ مارچ کو ½9 بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں بی اے / بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ ایک روز قبل یہاں پہنچ کر مورخہ ۱۳ مارچ کو ۵ بجے شام ریہرسل میں شامل ہوں۔ گاؤن اور ہُڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے۔ جو یہاں پر موجود رہے گا۔

(پرنسپل)

کلکتہ کے احمدیوں کا عزمِ حج

(محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان)

کلکتہ سے مندرجہ ذیل احباب کے امسال حج پر جانے کا پروگرام۔ اللہ تعالےٰ سب کو خیریت سے لے جائے اور واپس لائے اور حج کے جملہ مناسک صحیح رنگ میں اور صحت کے ساتھ بجا لانے کی توفیق نصیب کرے اور اپنے خاص فضل سے ان کے قلوب کو منور فرمائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(۱) میاں محمد صدیق صاحب بانی مع بیگم صاحبہ، پسر منیر احمد صاحب و صاحبزادی شکیلہ۔

(۲) میاں محمد یوسف صاحب بانی مع بیگم صاحبہ۔

(۳) میاں محمد عمر صاحب سہگل " " " ۔

(۴) میاں محمد بشیر صاحب سہگل " " " ۔

(۵) مولوی محمد سلیم صاحب فاضل " والدہ " ۔

(۶) میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت کلکتہ۔ (۷) میاں عبدالمجید صاحب۔ (۸) میاں محمد ادریس صاحب

(۷) بابو محمد شمس الدین صاحب۔ حج بدل برائے والد صاحب مرحوم میاں محمد عمر صاحب سہگل۔

(۸) مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ " " " عزیز میاں محمد حسین صاحب

(مرزا وسیم احمد از قادیان دارالامان)

تقریب رخصتانہ

میری دختر نادرہ شمیم حسن کا نکاح منظور احمد صاحب فاضل کے ہمراہ ہوا تھا۔ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۵ء کو برات بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ سے آئی۔ اور مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۵ء کو بعد دعا رخصتانہ ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ خیر و برکت کرے۔ آمین

(محمد صادق فاروقی بکوٹ غلام محمد قصور)

یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

پبی ضلع پشاور

مجلس خدام الاحمدیہ پبی کے زیر اہتمام یوم مصلح الموعود منایا گیا۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب کو خاص طور پر دعوت دی گئی تھی۔ اجلاس کی کارروائی قائم مقام صدر جماعت احمدیہ پبی مکرم حکیم فضل محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد خاکسار منیر احمد خاں نے جلسہ کی غرض و غایت اور پیشگوئی مصلح الموعود سنائی۔ اس کے بعد مکرم حکیم صاحب نے "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ کے عنوان پر جامع تقریر کی۔ نصیر احمد صاحب نے الفضل میں سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا اور آخر میں خاکسار نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور" قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ کے موضوع پر تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار ڈاکٹر منیر احمد خاں،
قائد مجلس خدام الاحمدیہ پبی ضلع پشاور

لجنہ اماء اللہ مردان

مورخہ ۲۱ رفروری بروز اتوار۔ مسجد احمدیہ بکٹ گنج میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مردان۔ "یوم مصلح موعود" کا جلسہ ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم مولوی صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی نسبت وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد محترمہ بشریٰ ذکریا صاحبہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بے نظیر کارناموں پر روشنی ڈالی۔

محترمہ زینب بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مردان نے "حُسن و احسان میں تیرا بے نظیر ہوگا"۔ کے عنوان پر تقریر کی۔

محترمہ امتہ الحمید صاحبہ نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ کے عنوان کے تحت تقریر فرمائی۔

پھر محترمہ امتہ الشافی صاحبہ نے پیشگوئی کے مبارک الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اور بعض الفاظ کی وضاحت فرمائی۔

آخر میں محترمہ امتہ الرحیم و مبشرہ نے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے متعلق دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ دُعا پر یہ بابرکت جلسہ ختم ہوا۔ حضور کی صحت کے لئے صدقہ بھی دیا گیا۔

(خاکسار امتہ اللطیف سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مردان)

منٹگمری

۲۰ رفروری کو جماعت احمدیہ منٹگمری نے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب زعیم انصار اللہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ منٹگمری میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ حافظ محمد شریف صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور مکرم خالد عمر صاحب نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ اس کے بعد مکرم میاں ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری نے پیشگوئی کا پس منظر بیان فرمایا اور پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔

ازاں بعد خاکسار نے "پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت اور ہستی باری تعالیٰ کا زندہ ثبوت"۔ کے موضوع پر اظہار خیالات کیا۔

تیسری تقریر مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق"۔ کے موضوع پر فرمائی۔

بعد میں مکرم ملک منصور احمد صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ چوتھی تقریر مکرم ملک محمد مستقیم صاحب نے پیشگوئی کے پہلو "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ کے موضوع پر فرمائی۔

آخری تقریر مکرم میاں محمد عمر صاحب پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کی تھی۔ آپ نے "پیشگوئی پر اعتراضات اور ان کے جوابات" کے موضوع پر اظہار خیالات کیا۔

آپ کی تقریر سے پہلے مکرم خالد عمر صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

یہ جلسہ صدارتی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار لطیف احمد شاہد مربی جماعت احمدیہ منٹگمری)

درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے مانچسٹر (انگلینڈ) میں ایک ہوٹل خریدا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ اور ہمیں جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکساران۔ محمد اشرف ولد ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت ملتان و مقبول احمد طاہر ولد ڈاکٹر علاؤ الدین صاحب کراچی

فدیہ رمضان کی تیسری فہرست

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان

رمضان المبارک میں جن بھائی اور بہنوں کی طرف سے فدیہ رمضان کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں وصول ہوئی ہیں۔ اُن کی دو فہرستیں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب تیسری (آخری) فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کی پیشکش کو قبول فرمائے۔ اور اپنے حضور سے انہیں اس کا اجر سے نوازے۔ آمین

(مرزا ناصر احمد)
ناظر خدمت درویشان

(قسط نمبر ۲)

نمبر	نام	رقم	
۲۸	حمیدہ خلجی صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ منجانب والد صاحب مرحوم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	۱۵ — ۰۰	روپے
۲۹	انیسہ طیبہ صاحبہ اہلیہ سعید احمد خاں صاحب نیروبی	۴۰ — ۰۰	؍؍
۳۰	رشیدہ ملک صاحبہ بنت ملک خدا بخش صاحب مرحوم محلہ دار الصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰	؍؍
۳۱	کرنل تقی الدین احمد صاحب لاہور معہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ — ۰۰	؍؍
۳۲	چوہدری محمد سعید صاحب ۱۴۵ ہیر آباد حیدر آباد	۱۵ — ۰۰	؍؍
۳۳	مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی	۱۵ — ۰۰	؍؍
۳۴	بشریٰ فاطمہ صاحبہ اہلیہ عبد السمیع صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولپور	۱۰ — ۰۰	؍؍
۳۵	ریشم بی بی صاحبہ معرفت حکیم محمد عبد العزیز صاحب گولبازار ربوہ	۵ — ۰۰	؍؍
۳۶	صفیہ مبارکہ صاحبہ معرفت ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۵ — ۰۰	؍؍
۳۷	عبد اللہ خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ حلقہ سنت نگر لاہور	۴۰ — ۰۰	؍؍
۳۸	رشیدہ سلطانہ صاحبہ۔ حلقہ سنت نگر لاہور	۲۰ — ۰۰	؍؍
۳۹	بابو محمد عبد اللہ صاحب پنشنر سابق نائب ناظر بیت المال ربوہ	۱۰ — ۰۰	روپے
۴۰	محمد معصوم صاحب منگلہ چک ۱۶۸ شمالی ضلع سرگودھا	۳۰ — ۰۰	؍؍
۴۱	فاطمہ محمد شریف صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری	۲۰ — ۰۰	؍؍
۴۲	عبد القیوم خان صاحب۔ نیشنل بنک آف پاکستان خانپور	۴۰ — ۰۰	؍؍
۴۳	اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ	۷ — ۵۰	؍؍
۴۴	والدہ صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۷ — ۵۰	؍؍
۴۵	امتہ اللہ بیگم صاحبہ کراچی بذریعہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ	۱۵ — ۵۰	؍؍
۴۶	مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا	۲۵ — ۰۰	؍؍
۴۷	اہلیہ صاحبہ چوہدری آفتاب احمد صاحب کراچی	۲۰ — ۰۰	؍؍
۴۸	میاں احمد گل صاحب پراچہ کراچی	۴۰ — ۰۰	؍؍
۴۹	عبد الرحیم صاحب کراچی	۱۴ — ۰۰	؍؍
۵۰	امتہ اللطیف صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ لاہور	۵۰ — ۰۰	؍؍
۵۱	سید عبد الغفور صاحب لاہور	۶ — ۰۰	؍؍
۵۲	ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری لاہور	۲۵ — ۰۰	؍؍
۵۳	محمد شفیع صاحب سادھوکی ضلع گوجرانوالہ	۹ — ۰۰	؍؍
۵۴	ڈاکٹر عمر الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ میو ہسپتال لاہور	۳۰ — ۰۰	؍؍
۵۵	خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ وکیل گوجر خاں	۲۰ — ۰۰	؍؍
۵۶	عبد الہادی صاحب ناصر قمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ)	۵۰ — ۰۰	؍؍
۵۷	محاسب صاحب جماعت احمدیہ کراچی	۱۵۵ — ۰۰	؍؍
۵۸	میاں اکبر علی صاحب نابھہ روڈ لاہور	۴۰ — ۰۰	؍؍

دُعائے مغفرت

خاکسار کا ہمشیرہ زادہ خواجہ نصیر احمد جو خواجہ محمود الحسن صاحب مرحوم بنی اسرائیل کا چھوٹا لڑکا تھا۔ مورخہ ۲۰ فروری بروز ہفتہ پانچ بجے شام بقضائے الٰہی ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پاگیا۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۳۱ سال تھی۔ جواں سالی کی یہ وفات عزیزوں کے لئے بالخصوص والدہ صاحبہ کے لئے سخت صدمہ کا باعث ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمادے۔

(خواجہ محمد اکرم۔ محمد نگر لاہور)

ضروری اعلان

ایک شخص مسمی عبدالمجید ولد منشی کریم بخش مہاجر مقبوضہ کشمیر حبیب کے بہنوئی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈرائیور ہیں۔ ربوہ میں کچھ عرصہ ریڑھی پر پھل بیچتا رہا ہے۔ چھ سات ماہ سے اپنی نوبیاہتا بیوی سمیت غائب ہے۔ لڑکی کے والد اور اس کے عزیزوں نے اس کی کئی جگہ تلاش کی ہے لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اب چند دوستوں نے اسے مغلپورہ لاہور میں دیکھا ہے۔ اب کسی دوست کو یہ شخص کہیں ملے تو اس کی فوراً قریبی مقامی جماعت اور نظارت امور عامہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ لڑکی کے والدین اپنی بچی کی خیریت کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے اور عبدالمجید کے رشتے دار بھی سخت پریشان ہیں۔

عبدالمجید کی عمر ۲۵ سال رنگ سانولا قد درمیانہ لمبا پتلا۔ عام طور پر دھوتی پہنتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری اطلاع

میرے والد محترم مرزا محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان نے گزشتہ اپریل میں وفات پائی تھی۔ چونکہ آپ وہاں لائبریرین اور سیکرٹری مال تھے۔ اس لئے اگر کسی دوست کا جماعتی یا ذاتی لین دین ہو تو مطلع فرمائیں۔ بالخصوص قادیان کے احباب حضرت امیر صاحب مقامی کی معرفت اطلاع دیں تاکہ جلد ادائیگی ہو سکے۔

(خاکسار۔ مرزا عبدالحق مکان نمبر ۹، سیکٹر ۱۰۲ - ۶ - G - ۶ - اسلام آباد)

سالانہ امتحانات

سکولوں کے سالانہ امتحانات قریب آرہے ہیں والدین اور قائدین عہدیداران اطفال الاحمدیہ کوشش فرمائیں کہ اطفال اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ تعلیم میں صرف کریں۔ تا سب کے سب امتحانات میں پاس ہوں۔

اور پھر ۲۸ مئی کے لئے تیاری کریں جب کہ ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال بدر اطفال۔ کے امتحانات ہوں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی وسط اپریل سے ضرورت ہے، خدمت سلسلہ کے خواہشمند اساتذہ اپنی درخواستیں مع نقول سندات و تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت مجھے جلد بھجوا دیں۔

بی ایس سی بی ایڈ	۲ اساتذہ
بی اے بی ایڈ	ایک استاد
مولوی فاضل او ٹی	ایک استاد
ایس وی	ایک استاد
میٹرک جے وی	دو اساتذہ

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ملازم کی فوری ضرورت

مجھے ایک دیندار اور ادھیڑ عمر کے نیک ملازم کی جو باغیچہ کا کام بخوبی جانتا ہو مستقل طور پر ضرورت ہے۔ اگر وہ کچھ دینی تعلیم بھی رکھتا ہو اور بچوں کی فالتو وقت میں تعلیم و تربیت کر سکے تو وقت کے لحاظ سے اس کی مزید اجرت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب جو ضمانت رکھانے اور دو تین سال کا معاہدہ وغیرہ کرنے کے لئے تیار رہوں مجھ سے مل کر فیصلہ کر لیں۔ (ڈاکٹر محمد رمضان محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

درخواست دعا۔ میرے کچھ عزیز ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے احباب ان کی باعزت بریت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ (چوہدری بشیر احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مراقب (انسپکٹر) اور کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدواران کے لئے کم ازکم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ مراقب کے لئے مولوی فاضل میٹرک کو ترجیح دی جائے گی

درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب جماعت اور قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ مورخہ دس مارچ کو صبح ساڑھے بارہ بجے امیدوار دفتر مرکزیہ میں انٹرویو کے لئے حاضر ہو جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ۱۷۵ - ۷/۱۰۵ - ۶ - ۷۵ کے گریڈ میں کوالیفائڈ میونسپل اکاؤنٹنٹ کی اسامی کے لئے امیدواران اپنی درخواستیں متعلقہ سندات کی نقول کے ہمراہ ۱۵/۳/۶۵ تک حسب ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

علماء ایک زبردست علمی درسگاہ کی موجودگی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے

مدرسہ احمدیہ کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک اہم ارشاد

(قسط اوّل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۴۳ سال قبل احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام کے ذریعہ مدرسہ احمدیہ (جو بعد میں جامعہ احمدیہ بنا اور بفضلہ تعالیٰ آج تک جاری ہے) کی اہمیت پر روشنی ڈال کر احباب کو اس کی ترقی میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی تھی حضور کا یہ نہایت ہی اہم پیغام ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے :۔

"برادرانِ جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ احمدیہ کا پراسپکٹس چھاپ کر آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اس موقعہ پر میں بھی کچھ الفاظ مدرسہ کی سفارش کے طور پر تحریر کر دوں۔ میں حیران ہوں کہ اس مضمون پر کیا تحریر کروں۔ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اور اس کا فائدہ ایسا بیّن ہے کہ یہ خیال بھی طبیعت پر گراں گزرتا ہے کہ جماعت کی توجہ اس کی طرف ویسی نہیں ہے جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت کے متعلق میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی کام دنیا میں کیا ہے اور اگر آپ کا وجود دنیائے اسلام میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ثابت ہوا ہے تو پھر مدرسہ احمدیہ یا ایسی ہی کسی درسگاہ کے بغیر خواہ اس کا کچھ ہی نام رکھ لیا جائے چارہ نہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی متفرق تحریرات میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ کا صرف یہی کام نہیں تھا کہ مسیح ناصری کی وفات کی طرف توجہ دلا دیں۔ بلکہ آپ نے رائج الوقت اسلامی عقائد۔ رائج الوقت اسلامی تفسیر رائج الوقت علم حدیث۔ رائج الوقت علم کلام اور رائج الوقت علم فقہ اور اصول فقہ رائج الوقت علم تصوف اور رائج الوقت علم اخلاق میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان علوم کے لئے آپ نے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر دی ہے اور اسی کی طرف اس کشف میں اشارہ ہے جس پر نادان مخالف آج تک ہنسی اڑاتا اور آپ کو خدائی کا دعویدار قرار دیتا ہے۔ اس عظیم الشان تغیر علمی میں جو پچھلے تیرہ سو سال کے اندر اپنی نظیر آپ ہی ہے اور نہ معلوم کتنی صدیوں تک دنیا کے لئے ایک ہی رہنما ہوگا، باریک بین نظر کے لئے ایسے سبق اور ایسے سامان اطمینان پیدا ہیں کہ وہ ان سے واقف ہونے کے بعد پُرانے علوم کی طرف (جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں لیکن آپؐ سے اسی قدر دور ہیں جس قدر نور سے ظلمت) لوٹنا ایک موت بلکہ موت سے بدتر اور روح اور ضمیر کے لئے ایک گھنونا اور قابل نفرت فعل خیال کرتا ہے پس اس قدر تغیرات عظیمہ کے برقرار رکھنے اور ان کے اثرات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے جب تک ایسے آدمی نہ ہوں جو اپنے پورے اوقات کو صرف کر کے اس امانت کی حفاظت کریں، لمبا عرصہ تو الگ رہا ہم یہ بھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ دو تین نسلوں تک یہ علوم محفوظ رہ سکیں پس اگر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے اور جیسا کہ میں نے ابھی تحریر کیا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے مبعوث ہو کر تمام علوم دینیہ مروجہ میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے اور صرف ایک دو مسئلوں پر ہی نہیں روشنی ڈالی تو ان علوم کے محافظ پیدا کرنے بھی نہایت ضروری ہیں۔ اور ایسے علماء ایک زبردست علمی درسگاہ کی موجودگی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے اور یہی غرض مدرسہ احمدیہ کی ہے۔

اس وقت تک ابتدائی حالت کی وجہ سے اس غرض پر پورے طور پر زور نہیں دیا جا سکتا مگر میں نے اب اس کے نصاب میں تغیر کر کے اسے ایسے رنگ میں چلانے کی ہدایت کی ہے کہ آئندہ یہی غرض اس کے منتظموں کے زیر نظر رہے اور مدرسے کو آہستہ آہستہ چار سال کے عرصہ میں کالج تک ترقی دینے کا فیصلہ کر دیا۔ واللہ الموفق۔" (باقی)

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے گیارہویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات

انگریزی مباحثہ میں لاء کالج لاہور نے اور اردو مباحثہ میں گورنمنٹ کالج لاہور نے ٹرافی جیتی

(ربوہ) — تعلیم الاسلام کالج یونین کے گیارہویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات جو ۳ اور ۴ مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہوئے تھے۔ ۴ مارچ کی رات کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے ان مباحثات میں پاکستان کے ایک درجن سے زائد کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مقررین نے حصہ لیا۔ نیز بعض نامور ماہرین تعلیم اور دیگر حضرات نے لاہور، لائل پور وغیرہ سے ربوہ تشریف لا کر مباحثات کی تقاریب میں شرکت فرمائی انگریزی مباحثہ میں ٹرافی لاء کالج لاہور نے جیتی اور اردو مباحثہ میں ٹرافی جیتنے کا اعزاز گورنمنٹ کالج لاہور کے حصہ میں آیا

انگریزی مباحثہ:۔ انگریزی مباحثہ ۳ مارچ بروز بدھ ۷ بجے شام کالج یونین کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ جناب عطاء المجیب راشد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صاحب صدر نے مقررین کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ منصف صاحبان کا تعارف کرایا۔ منصف صاحبان میں انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر کلاڈسی بواینڈ (منصف اعلیٰ) پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج اور پروفیسر مرزا مجید احمد ایم اے صدر شعبہ تاریخ ٹی آئی کالج شامل تھے اس مباحثہ میں زیر بحث موضوع تھا

TRUTH IS MORE POPULAR IN THE WORLD THAN FALSEHOOD.

(دنیا میں جھوٹ کی نسبت سچ زیادہ مقبول عام ہے)

مباحثہ کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ کی تقاریر سے ہوا۔ پہلے قائد ایوان کی حیثیت سے نسیم احمد سیفی نے موضوع زیر بحث کے حق میں تقریر کی جس کے بعد قرارداد کی مخالفت میں رفعت اللہ خان قائد حزب اختلاف کی تقریر ہوئی۔ بعد ازاں لاء کالج لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور، اسلامیہ کالج گوجرانوالہ۔ ایگریکلچر یونیورسٹی لائل پور۔ مرے کالج سیالکوٹ، گورنمنٹ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لائل پور کے مقررین نے تقاریر کیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق نور محمد چانڈیہ لاء کالج لاہور اوّل قرار پائے اور دوم اور سوم پوزیشن علی الترتیب اقبال کوکب لاء کالج لاہور اور رشید امجد گورنمنٹ کالج لاہور نے حاصل کی۔ حوصلہ افزائی کا انعام گورنمنٹ کالج سرگودہا کے ذوالقرنین کے حصہ میں آیا۔ ٹرافی لاء کالج لاہور نے جیتی۔

اردو مباحثہ:۔ اردو مباحثہ مورخہ ۴ مارچ کی شام کو کالج یونین کے سالانہ ڈنر کے بعد ۸ بجے شب شروع ہوا۔ زیر بحث موضوع تھا

"زندگی سکھ سے نہیں دکھ سے نکھرتی ہے"

اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن نے ادا کئے۔ بحث کا آغاز قائد ایوان صاحبزادہ سید جمیل لطیف اور قائد حزب اختلاف صاحبزادہ مرزا فرید احمد کی تقاریر سے ہوا بعدہٗ اسلامیہ کالج چنیوٹ، گورنمنٹ کالج جھنگ، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ لاء کالج لاہور، نشتر میڈیکل کالج ملتان، گورنمنٹ کالج سرگودہا، گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج لائل پور، اور اسلامیہ کالج لائل پور کے مقررین نے باری باری موضوع زیر بحث کے حق اور اس کے خلاف وھواں دھار تقاریر کیں۔ منصف صاحبان کے فیصلہ کے مطابق گورنمنٹ کالج لاہور کے پرویز طارق۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے گلزار احمد اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کے غازی صلاح الدین کو علی الترتیب اوّل۔ دوم اور سوم انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مقابلہ میں منصف صاحبان کے فیصلہ کے بموجب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صاحبزادہ جمیل لطیف اور صاحبزادہ مرزا فرید احمد نے علی الترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ لیکن چونکہ ٹی آئی کالج کے مقررین انعام کی خاطر مقابلہ میں شریک نہ ہوئے تھے اس لئے انعام کے مستحق علی الترتیب ان کے معاً بعد کی پوزیشن حاصل کرنے والے مقررین قرار پائے۔ محترم پرنسپل صاحب کی طرف سے حوصلہ افزائی کا انعام گورنمنٹ کالج لائل پور کے رئیس صدیقی کو ملا۔ انعامات محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔ آخر میں صاحب صدر جناب عطاء المجیب راشد نے محترم پرنسپل، اساتذہ کرام، مقررین حضرات اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد پونے بارہ بجے شب یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔